# پیغامِ حج

## ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ وَعَلٰی آلِہِ الْمَیَامِیْنِ وَاَصْحَابِہِ الْمُنْتَجَبِیْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ قَالَ اللّٰہُ الْحَکِیْم:"وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاھِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِیْ شَیْئًا وَّ طَھِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْقَآئِمِیْنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ."(۱)

خداوندِ متعال کے نافذ ارادے نے مؤمنوں کو ایک بار پھر سرچشمۂ توحید، پروردگار کی بارگاہِ رحمت و فضل، مسلمینِ عالم کی روحوں کے قبلے کی فضا اور دلوں کے کعبے کے اطراف اکٹھا کر دیا ہے:"وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ." (۲) کی ملکوتی ندا برادرانِ اسلام کے قدرتی اور اجباری فاصلوں پر غالب آئی ہے اور یکساں عشق و ایمان نیز مساوی احتیاج و ضرورت کے تحت دھڑکنے والے دلوں کے جمِّ غفیر کو توحید اور وحدتِ امت کے مرکز کی جانب کھینچ لائی ہے۔

جہل و عناد کے ناپاک ہاتھوں نے عظیم اسلامی کنبے کو آنِ واحد میں اس کی اعتقادی جڑوں

اور آپس کے ایمانی رشتوں سے جدا کرنے کی برسہابرس کوشش کی ہے' لیکن ادھر سے بھی یہ فریضۂ حج ہر سال' کہن سال' قدیمی اور مضبوط جڑوں والے کنبے کے پیکر میں توحید واتحاد کی روح پھونکتا رہتا ہے اور ہر سال تازہ شگوفوں میں روزافزوں اضافہ اسلامی انس ومحبت اور دینی حیات نیز ایمان کی بہار کی تجدید کا مژدہ سناتا رہتا ہے اور دشمنوں کے بنائے ہوئے منصوبوں پر پانی پھیر دیتا ہے۔

یہ حج کا معجزہ ہے کہ مسلمان حکومتوں کے درمیان اتنے شدید اختلاف وتفرقے اور ایک دوسرے کے خلاف معرکہ آرائی کے باوجود مسلمان قوموں کے درمیان ایمانی' فکری اور عاطفی رشتے اپنی جگہ برقرار ہیں اور ان قوموں کے باہمی روابط میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔

حج کے اسرار ورموز اگرچہ اتنے زیادہ ہیں کہ کسی ایک بیان میں انھیں سمیٹا نہیں جاسکتا' تاہم ہر رازشناس آنکھ ان کے درمیان سے ان تین خصوصیتوں کو پہلی ہی نگاہ میں پہچان لیتی ہے۔

۱۔ حج وہ واحد فریضہ ہے جس کی بجاآوری کے لئے خداوندِ عالم نے تمام صاحبِ استطاعت مسلمانوں کو دُنیا کے چپے چپے سے عبادت خانوں کی خلوت سے نکال کر ایک مرکز پر اکٹھا ہونے کا حکم دیا ہے اور مشخص ومعین دنوں میں گوناگوں سعی وکوشش' حرکت وسکون اور قیام وقعود کے دوران انھیں ایک دوسرے سے جوڑ دیا ہے: "ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ." (۳)

۲۔ اس اجتماعی اور آشکار اعمل کی سب سے بہتر منزلِ مقصود ذکرِ خدا یعنی روحانی وقلبی عمل قرار دیا گیا ہے: "وَ یَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ." (۴)

۳۔ خداوندِ عالم نے حج کے واضح وآشکار اصفحات میں موحد انسان کی زندگی کے خدوخال پیش کیے ہیں اور اس رمزیت آمیز عمل کے ذریعے مسلمانوں کو بامقصد زندگی گزارنے کا درس دیا ہے۔ حج کے جس پہلو پر بھی نظر ڈالئے ہر عمل اپنے اندر اللہ کے محور کے گرد زندگی

کے معنی اور میدانِ توحید میں مسلمانوں کی معرفت آمیز اجتماعی اور با مقصد تحریک کا واضح وبلیغ درس لئے ہوئے ہے۔ میقات میں داخلہ' مقامِ احرام پر حاضری' احرام باندھنے کے بعد تلبیہ' احرام کے باعث حرام ہوجانے والی چیزوں سے اجتناب' کعبہ کے گرد طواف' صفا ومروہ کے درمیان سعی' عرفات ومشعر کے میدان میں وقوف اور وہاں اپنے معبود سے راز ونیاز' تضرع وزاری' ذکر ودعا' منیٰ پہنچ کر قربانی اور شیطانوں پر سنگباری' بال ترشوانہ اور پھر دوبارہ مکہ واپس آ کر طواف وسعی' یہ سب تحریک وانقلاب کا سبق ہے۔

زندگی کو اگر حج کے آئینے میں دیکھا جائے' تو وہ خدا کی طرف ایک دائمی سفر' بلکہ ایک دائمی انقلاب ودگرگونی ہے۔ حج وہ زندہ وجاوید اور تعمیری عملی درس ہے کہ اگر ہم ہوشیار وبیدار رہیں تو یہ فریضہ عملی میدان میں ہماری زندگی کے واضح خدوخال پیش کردے گا۔

یہ عمومی وعدہ گاہ ہر سال قائم ہوتی ہے تاکہ مسلمان اس اتحاد ومفاہمت کی فضا اور ذکرِ الٰہی کے پَرتو میں اپنی زندگی کی صحیح سمت اور راستے سے آشنا ہو کر اپنے وطن اور اپنے اعزہ واقربا کی آغوش میں واپس جائیں اور اسی طرح بعد کے برسوں میں دوسرے گروہ اور طبقے آئیں اور واپس جائیں' درس حاصل کر کے ذخیرہ کریں' کہیں اور عمل کریں' سنیں اور غور وفکر کریں اور آخر کار یہ ساری امت اس درجے پر فائز ہوجائے جو خدا کی مرضی اور دین کی تعلیم ہے۔

اقوام' ملل' نسلوں اور قبیلوں کی چہار دیواریوں سے نکل کر اور ان سرحدوں سے بلند ہو کر اسلامی امت کی حیات کے عظیم منظر کا مشاہدہ اور خود اپنے وجود کی گہرائیوں کا مطالعہ' نیز شائستہ ومناسب طرزِ زندگی کا انتخاب اور وہ بھی ذکرِ خدا کے ایک پَرتو میں۔۔۔۔ یہ ہے وہ سرچشمۂ معرفت جو فیاض ولازوال حج کے دوران حرمِ امنِ الٰہی میں جمع ہونے والے جمِ غفیر کے لئے جاری ہوتا ہے اور جن لوگوں نے اپنے ذہن ودل کے ظرف کھول رکھے ہیں انھیں اس زلالِ معرفت سے سیراب کرتا ہے۔

کل بھی اور آج بھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حج ایک انفرادی فریضہ ہے

جس کے دوران ہر شخص کو انفرادی طور پر اپنے خدا سے راز و نیاز اور عبادت و دعا میں مشغول رہنا چاہئے۔ وہ غفلت زدہ افراد تو لائقِ ذکر ہی نہیں جو سفرِ حج کو تفریحی و تجارتی سفر سمجھتے ہیں۔ حج اپنی ان تمام خصوصیات و امتیازات کے ساتھ' جو کسی بھی دوسرے اسلامی فریضے میں یکجا نظر نہیں آسکتے' ان لوگوں کی محدود فکر اور خطا کار و بے نور نگاہ سے کہیں بالاتر ہے۔

ہمارے زمانے کی وہ عظیم شخصیت جس نے حج کو اوہام و خیالات کے پردے سے نکال کر اس کے اسرار و رموز کو مسلمانوں کے ایک عظیم گروہ کے ذہن و عمل میں نمایاں کیا' ہمارے امامِ کبیر اعلیٰ اللہ مقامہ کی شخصیت تھی۔ آپ نے حجِ ابراہیمیؑ کی آواز بلند کی اور خلائق کو اس کی دعوت دی اور ایک مرتبہ پھر: "وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ." (۵) کی صدائے عام دنیا کے کانوں تک پہنچائی۔

ابراہیمیؑ حج' وہی محمدیؐ حج ہے جس میں توحید و اتحاد کی جانب اقدام تمام مراسم و شعائر کی جان ہے۔ یہ وہ حج ہے جو باعثِ برکت و ہدایت اور امتِ واحدہ کی حیات و اقدام کا بنیادی ستون ہے۔ یہ حج منافع سے سرشار اور ذکرِ خدا سے لبریز ہے۔ یہ وہ حج ہے جس میں مسلمان قومیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظیم و وسیع امت کا اور اس کے اندر اپنی موجودگی کا احساس کرتی ہیں اور قوموں کی قربت نیز اخوت و برادری کے احساس کے سائے میں ضعف' کمزوری' عاجزی' ناتوانی اور خود باختگی کے احساس سے نجات پاتی ہیں۔

ابراہیمیؑ حج وہ حج ہے جس میں مسلمان اختلاف و تفرقے سے دست بردار ہو کر اتحاد و یکجہتی کی جانب آگے بڑھیں' کعبہ' جو توحید کی یادگار اور شرک و بت پرستی سے برائت و نفرت کی علامت ہے' اس کی رمزیہ معنویت کی معرفت کے ساتھ اس کا طواف کریں اور مناسکِ حج کے ظاہر و پیکر سے گزر کر اس کے باطن و روح تک رسائی حاصل کریں اور اس سے اپنی زندگی نیز اسلامی امت کی حیات کے لئے زادِ راہ فراہم کریں۔

اب میں عالمِ اسلام کے چپے چپے سے آئے ہوئے آپ مسلمان بھائی بہنوں کے حج کے قبول و پُرثمر ہونے کی دعا اور خداوندِ عالم کی ہدایت و رحمت کی امید کے ساتھ مناسکِ حج میں غور

وفکر اور تدبر کی فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے یاددہانی کے طور پر کچھ ایسی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں جن کی جانب توجہ تمام مسلمانوں کے لئے مفید اور سودمند ہے۔

ا۔ پہلی بات توحید سے متعلق ہے، جو حج کی بنیادی روح اور اس کے بہت سے اعمال و مناسک کی جان ہے۔ قرآنِ مجید کے عمیق مفہوم کے مطابق توحید کا مطلب اللہ کی جانب توجہ، نیز شیطانی طاقتوں اور بتوں کی نفی ہے۔ سب سے خطرناک شیطانی قوت خود انسان کے اپنے وجود میں موجود نفسِ امارہ اور پست و گمراہ کردینے والی نفسانی خواہشات ہیں، اور دنیا و معاشرے کی سطح پر وہ فتنہ جو اور فساد انگیز استکباری طاقتیں ہیں جنھوں نے آج مسلمانوں کی زندگی میں اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں اور جنھوں نے اپنی شیطانی چالوں کے ذریعے مسلمان قوموں کے جسم و روح کو اپنی سیاستوں کا کھلونا بنالیا ہے۔

حج کے دوران مراسمِ برائت ان ہی طاقتوں سے بیزاری کا اعلان ہیں۔ ہر بابصیرت آنکھ اور عبرت آمیز نگاہ مسلم معاشروں کی زندگی میں سامراجی طاقتوں کے تسلط یا اسلامی ممالک پر اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے ان کی کوششوں کا مشاہدہ کرسکتی ہے۔ بعض اسلامی ممالک میں سیاست، اقتصاد، بین الاقوامی تعلقات اور دنیا میں رونما ہونے والے حوادث و واقعات کے سلسلے میں مؤقف کا انتخاب توسیع پسند بڑی طاقتوں خاص کر امریکہ کے زیر اثر اور تابع ہے۔ بہت سے اسلامی ممالک میں بدکاریوں کا رواج اور علی الاعلان قانونی حمایت کے زیرسایہ فحاشی اور دیگر حرام کاریوں کا چلن ان طاقتوں کی شیطانی سیاستوں کے زیر اثر ہے۔

حج اور اس کے توحیدی اعمال و شعائرِ حج بجالانے والے مسلمان پر جو ذمے داری عائد کرتے ہیں وہ ان تمام طاقتوں اور ان کے مجرمانہ اعمال سے برائت و بیزاری کا اعلان ہے، اور یہ ان شیطانی قوتوں کی نفی کے لئے اسلامی ارادے کی تجسیم کی راہ میں پہلا قدم ہے۔ یہ حج تمام اسلامی معاشروں میں اسلام و توحید کی حاکمیت کے استقرار کے لئے سنگِ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۔ دوسری بات مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی سے تعلق رکھتی ہے، جو مناسکِ حج کا ایک اور نمایاں عمل ہے۔ یورپی سامراج نے جس دن سے اسلامی ممالک میں قدم رکھا ہے، اس کی ایک حتمی اور یقینی

سیاست مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا رہی ہے۔ اس مقصد کے لئے اس نے کبھی فرقہ وارانہ اختلافات کا حربہ استعمال کیا ہے' تو کبھی نیشنلزم و قوم پرستی کے ہتھیار کا سہارا لیا ہے اور کبھی ان کے علاوہ دوسرے ذرائع کو آزمایا ہے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اتحاد کے علمبرداروں اور مصلحین کی صدائے احتجاج و نصیحت کے باوجود دشمن کا یہ حربہ آج بھی کسی حد تک اسلامی امت کے پیکر پر وار کر کے اسے زخمی اور مجروح کر رہا ہے۔ شیعہ سنّی' عرب عجم اور ایشیائی افریقی اختلافات کو ہوا دینے اور عربی' تورانی' فارسی نیشنلزم کو اہمیت دینے کی ابتدا اگرچہ اغیار کے ہاتھوں سے ہوئی ہے لیکن افسوس ہے کہ آج یہ کام خود اپنے ہی لوگ انجام دے کر دشمن کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ اب چاہے اس کا باعث ان کی کج فکری و کج فہمی ہو یا اغیار کی غلامی و بردگی' یہ انحراف و گمراہی بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتی ہے کہ کچھ مسلمان حکومتیں اسلامی مذاہب اور اقوام و ملل کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لئے خطیر رقوم صرف کرتی ہیں اور بعض افراد کھلے عام بعض ایسے اسلامی فرقوں کے کفر کا فتویٰ جاری کرتے ہیں جو تاریخ اسلام میں درخشاں ماضی کے مالک ہیں۔

مسلم قوموں پر فرض ہے کہ وہ اس قسم کے اعمال کے خبیث و پلید محرکات کو پہچان کر بڑے شیطان اور اس کے چیلوں کے چھپے ہوئے ہاتھوں کو پشت سے باندھ کر خیانت پیشہ افراد کو بے نقاب کریں۔

۳۔ ایک اہم نکتہ جس سے واقفیت تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے اور اس سے مقابلے کے لئے اپنی ذمے داری کا احساس فرض ہے' یہ ہے کہ آج تقریباً پوری دنیا میں استکباری طاقتوں نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش آمیز اور بھرپور جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اگرچہ یہ معرکہ آرائی کوئی نئی چیز نہیں ہے اور یورپ کی سامراجی تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں' لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کے طرز کے تنوع' گوناگونی اور ان کے علی الاعلان انجام پانے اور بعض مقامات پر ان کے قساوت آمیز ہونے کی مثال نہیں ملتی اور یہ اسی دور کی ایجاد ہے۔

عالمِ اسلام کی موجودہ صورتِ حال کے ایک جائزے سے اس وقوعے یعنی اسلام کے خلاف

معرکہ آرائی میں کھلم کھلا شدت آجانے کے اسباب وعلل واضح ہوجاتے ہیں۔اس کا سبب اور وجہ مسلمانوں کے درمیان بیداری کے پھیلاؤ کے سوا کچھ نہیں۔حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے گزشتہ دو دہائیوں میں پورے عالمِ اسلام حتیٰ غیر اسلامی ممالک میں بھی ایک گہری اور حقیقی تحریک شروع کردی ہے' جسے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی تحریک کا نام دینا چاہیے۔آج جو جوان' تعلیم یافتہ اور عصرِ حاضر کے علوم سے مالا مال نسل ہے' جس نے کل کے سامراجیوں اور آج کے مستکبروں کے برخلاف نہ صرف یہ کہ اسلام کو فراموش نہیں کیا' بلکہ انسانی علوم کی ترقی کے باعث اس کے ایمانی عقائد میں مزید گہرائی اور روشنی بھی آگئی ہے اور وہ ایمانی حرارت کے ساتھ اسلام کو گلے لگارہی ہے' نیز اسی میں اپنی گم شدہ جنت تلاش کررہی ہے۔ایران میں اسلامی جمہوریہ کی تشکیل' اس کا ثبات واستحکام اور روز بروز بڑھتا ہوا اس کا اقتدار اس جوان اور گہری تحریک کا اوج ہے۔اور خود اس نے مسلمانوں کی بیداری کے پھیلاؤ میں سب سے بڑا کردار ادا کیا ہے۔

یہی وہ چیز ہے جس نے استکباری محاذ کو (جو پہلے ہمیشہ قوموں کے مقدسات اور ان کے عقائد کے خلاف کھلم کھلا معرکہ آرائی سے گریز کرتا تھا) اسلام کے خلاف تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لاتے ہوئے بھرپور قساوت اور بے رحمی کے ساتھ کھلم کھلا محاذ آرائی پر مجبور کردیا ہے۔امریکہ اور یورپی ممالک میں ایسے بہت سے حکمرانوں اور سیاست دانوں کا نام لیا جاسکتا ہے جنھوں نے کم از کم ایک بار اپنے بیان میں اسلامی ایمان کے پھیلاؤ کو صاف لفظوں میں عظیم خطرہ اور اس کے خلاف معرکہ آرائی کو ضروری اور لازمی قرار دیا ہے۔جیسے جیسے ایمان اور اسلامی عمل کی طرف مسلمان جوانوں کا رجحان بڑھتا جارہا ہے' ویسے ویسے سراسیمگی اور دشمنی کے باعث یہ اظہارات واضح تر ہوتے جارہے ہیں۔اور اب معاملہ اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ بعض اسلامی ممالک کے حکمراں اور وہ سیاستداں بھی جو اسلام سے اپنی دشمنی وعناد کو ہمیشہ منافقت کی نقاب کے پیچھے چھپائے رکھتے تھے' اپنے امریکی اور یورپی آقاؤں کا اتباع کرتے ہوئے کھلم کھلا اور صاف لفظوں میں اسلامی خطرے کا نعرہ بلند کررہے ہیں اور جن لوگوں پر یہ فرماں روائی کررہے ہیں ان کے

مقدس ایمان کو اپنے لئے خطرہ تصور کر رہے ہیں۔

عالمی سطح پر اسلامی بیداری کے خلاف معرکہ آرائی مختلف شکلیں اور انداز لئے ہوئے ہے۔ الجزائر میں ایک آزاد اور پورے طور سے ڈیموکریٹک الیکشن میں عوام کی بھاری اکثریت نے اسلامی محاذ کی حکومت کے حق میں ووٹ ڈالا' لیکن ایک پُر تشدد فوجی بغاوت نے الیکشن کے نتائج کو منسوخ' کامیاب امیدواروں کو قید اور عوام کو کچل دیا۔ اس وقت مستکبر طاقتوں' امریکہ اور یورپ نے چین کا سانس لیتے ہوئے فوجی باغیوں کی بھرپور حمایت کر کے اس معاملے کے پیچھے اپنے چھپے ہوئے ہاتھ کو آشکارا کر دیا۔

سوڈان میں جب اسلامی تنظیموں نے عوام کی بھرپور حمایت سے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی' تو مغرب نے رنگ برنگی سازشیں کرنا شروع کر دیں۔ سرحد کے اندر اور سرحد پار سے انھیں اب بھی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

فلسطین اور لبنان میں غاصب صہیونی مسلمان فلسطینیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں' ان پر طرح طرح سے تشدد کر رہے ہیں' اور امریکہ ان درندہ صفت سفاکوں کو ہر طرح کی مدد پہنچا رہا ہے۔ ساتھ ہی وہ لبنان کے مظلوم مسلمان مدافعین پر دہشت گردی کا الزام لگا رہا ہے۔

جنوبِ عراق میں ملتِ عراق کا ایک عظیم حصہ' جو اسلامی مقاصد اور اسلامی نعروں کے ساتھ بعثی حکومت کے خلاف جدوجہد کر رہا ہے' بعثیوں کے ظلم وستم اور وحشیانہ حملوں کا نشانہ بنا ہوا ہے' لیکن امریکہ اور مغربی ممالک جنھوں نے دوسرے مسائل میں صدام کے خلاف اپنے بھرپور اقدام کے سلسلے میں اپنے اغراض ومقاصد آشکارا کر دیے ہیں' اس مقام پر رضایت آمیز اور حوصلہ افزائی کا سبب بننے والی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

کشمیر اور ہندوستان میں ہندوؤں کا جاہلانہ تعصب' حکومت کی چشم پوشی' بلکہ بعض مقامات پر اس کی مدد سے مسلمانوں کے مقدسات' ان کے جان ومال اور ناموس کو اپنے جارحانہ حملوں کا نشانہ بنائے ہوئے ہے اور امریکہ ومغربی ممالک غیر جانبدارانہ مسکراہٹ کے ساتھ خاموشی سے

نظارہ کررہے ہیں۔

مصر میں مسلمان نسلوں کے سب سے زیادہ روشن خیال افراد اس ملک کی نالائق اور بدکردار حکومت کے ظلم وستم، قید وبند اور تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور امریکہ اس عظیم ملک کی پست وحقیر اور اغیار سے وابستہ حکومت کی مالی وفوجی مدد کرکے اس کی حوصلہ افزائی کررہا ہے۔

تاجکستان میں عوام کی اکثریت مسلمان ہے اور اسلام کے سائے میں زندگی بسر کرنے کی متمنی ہے، لیکن انھیں کمیونسٹ حکومت کے بچے کھچے افراد بڑی بے رحمی کے ساتھ کچل رہے ہیں۔ وہاں کے مسلم باشندوں کی بڑی تعداد کو ان کے وطن سے نکال دیا گیا ہے، لیکن مغربی ممالک، سابق سوویت یونین میں کمیونزم کی واپسی کے خوف اور اندیشے کے باوجود کمیونسٹوں کے اس اقدام کو غنیمت سمجھ رہے ہیں اور اسلام اور کمیونزم کے درمیان موازنے کے وقت کھلم کھلا اسلام دشمنوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔

امریکہ اور یورپ میں مسلمانوں اور اسلامی تنظیموں کی توہین کی جارہی ہے اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ بعض مقامات پر اسلامی قوانین کی رعایت (جیسے عورتوں کا پردہ کرنا وغیرہ) پر پابندی لگائی جارہی ہے، واجب القتل مصنف کی بائیکاٹ کی گئی کتاب میں اسلام کی علانیہ توہین کی یورپی حکومتوں کے سرغنہ کھلم کھلا اور بار بار تائید وحمایت کررہے ہیں، یہاں تک کہ برطانیہ کی بدنامِ زمانہ حکومت کے سربراہ نے اس بکاؤ، بے قیمت مصنف سے ملاقات بھی کی ہے۔

ان سب سے بدتر بوسنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کا المیہ ہے، جس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی۔ ایک سال سے زیادہ کا عرصہ ہورہا ہے کہ نسل پرست صربوں نے اور ادھر کچھ عرصے سے کروشیائیوں کے تعاون سے صربیائی حکومت سے ملنے والے اسلحوں اور رسد نیز غیر ملکی امداد کے سہارے مسلمانوں یعنی بوسنیا ہرزگوینیا کے اصل باشندوں کو اپنے ظلم وستم کا نشانہ بنا رکھا ہے، اور ناقابلِ تصور سفاکی، درندگی اور بے رحمی وشقاوت سے ان کا قتلِ عام کررہے ہیں۔ امریکہ اور یورپ نے نہ صرف یہ کہ ان مظلوموں کی کوئی مدد نہیں کی اور صربوں کے مظالم کی روک تھام کے

لئے کوئی اقدام نہیں اٹھایا' بلکہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے وسائل و امکانات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے مظلوم مسلمانوں تک اسلحہ پہنچنے کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں۔ چنانچہ اقوامِ متحدہ کی فوج بھیج کر اس محاصرے اور ناکہ بندی کو مکمل کر دیا گیا ہے۔

آج اور کل کے مسلمانوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ امریکہ اور یورپ کے بڑے ممالک بوسنیا کے اس بھیانک المیے کے براہِ راست ذمے دار ہیں۔ اس ایک سال کے عرصے میں ان لوگوں نے صرف جھوٹے وعدے کئے ہیں' لیکن ہزاروں مقتولوں میں سے ایک شخص کو بھی قتل ہونے سے نہیں بچایا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر ان پر اپنی دفاعی طاقت مضبوط بنانے پر بھی پابندی عائد کر دی ہے۔

ہمارے دور میں اسلام اور مسلمانوں سے امریکہ اور مغربی ممالک کی دشمنی کا یہ ایک ہلکا سا خاکہ ہے۔ مسلمانوں کی نجات اور ان کی مشکلات کا حل نہ مذاکرات اور گفتگو ہے نہ التماس و مفاہمت اور نہ وہ راستے جو بعض سادہ لوح افراد مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اس کا علاج صرف اور صرف ایک چیز ہے' اور وہ ہے مسلمانوں کا اتحاد' اسلامی اصول اور اس کی اقدار کی سختی کے ساتھ پابندی' دشمن کے دباؤ کا بھرپور مقابلہ اور طویل مدت میں اس پر عرصۂ حیات تنگ کر دینا۔ آج عالمِ اسلام کی چشمِ امید اسلامی ممالک کے غیرتمند اور بہادر جوانوں پر ہے' کہ وہ ناموسِ اسلام کا دفاع کر کے اپنا تاریخی کردار ادا کریں۔

۴۔ ایک اور اہم نکتہ جس کی تاکید ضروری ہے' وہ یہ ہے کہ استکبار اپنی تمام شیطانی تدبیروں' جھوٹے پروپیگنڈوں' سیاسی چالوں اور پوری طاقت کو بروئے کار لانے کے باوجود اسلامی بیداری کے ارتقا اور اسلام کی طرف رُجحان کی تحریک کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہے۔ امریکہ' استکباری ممالک اور ان کے علاقائی ایجنٹوں نے مختلف ملکوں میں اسلامی تحریک کے خلاف' من جملہ ایران میں مقدس اسلامی نظام کے خلاف' ان گزشتہ چند برسوں میں سیاسی' فوجی' اقتصادی اور تبلیغاتی میدان میں ایسی بھیانک اور وسیع مہم چلائی ہے کہ تاریخ میں جس کی مثال نظر نہیں آتی' اور اس دوران صہیونی حکومت نے علاقے میں امریکہ کے دُم چھلے کے طور پر ذلت و خباثت کی انتہا کرتے ہوئے' جس کی اس سے امید

بھی تھی، اپنا کردار ادا کیا ہے۔ مادّی اور عام حساب کتاب کے مطابق دشمنی وعناد کی بنیاد پر کی گئی مستکبروں کی اس بھرپور سعی وکوشش کے نتیجے میں اسلامی مماک میں اسلامی تحریکیوں کو کمزور، بےدم یا پارہ پارہ ہوجانا چاہیئے تھا، لیکن اس کے برعکس آج ہر شخص یہ مشاہدہ کررہا ہے کہ یہ تحریکیں رفتارِ زمانہ اور گردشِ ایام کے ساتھ ساتھ اور بھی زیادہ مستحکم، پائیدار اور وسیع ہوگئی ہیں۔

آج بہت سے اسلامی ممالک کو پیش کیا جاسکتا ہے جہاں اگر دو سال قبل الجزائر میں ہونے والے الیکشن کی طرح انتخابات کرائے جائیں، تو اسلامی تنظیمیں یا افراد اس ملک کی اکثریت کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ جبکہ ان ممالک میں اسلامی تنظیموں کی سرگرمیوں پر پابندی لگی ہوئی ہے، یہاں تک کہ اسلام پسندوں کو سیاسی، تبلیغی مظاہرے کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

فلسطین کے مقبوضہ علاقوں میں مسجد کو مرکز بناکر اسلامی نعروں کے ساتھ عوام کی جدوجہد نے صہیونیوں کا ناطقۂ حیات تنگ کردیا ہے۔ لبنان میں اسلامی مجاہد گروہوں نے پارلیمانی الیکشن میں بھاری کامیابی حاصل کی ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے متعلق بہت سے سادہ لوح افراد یہ تصور رکھتے تھے کہ یا تو یہ پوری طرح ناکام ہوجائے گی یا اپنے اصول ومقاصد سے دستبردار ہوجائے گی۔ لیکن ان کی توقعات کے برخلاف وہ اپنے انقلابی اصولوں پر سختی سے کاربند رہتے ہوئے خلافِ امید سرعت کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کررہی ہے۔

میں عالمِ اسلام کے تمام مسلمان بھائی بہنوں سے یہ عرض کرتا ہوں کہ دشمن کی ایک بڑی چال آپ کو مایوس اور مستقبل کے بارے میں ناامید کرنا ہے۔ دشمن کی شکست کے لئے یہی کافی ہے کہ کوئی بھی مسلمان کسی بھی صورت میں اپنے دل میں یاس وناامیدی کو جگہ نہ دے۔ کوئی بھی چیز ہمیں یاس وناامیدی کی اجازت نہیں دیتی۔ اگر دشمن میں اس الٰہی تحریک کو نابود کرنے کی توانائی ہوتی تو وہ کم از کم اس کو آگے بڑھنے سے ہی روک لیتا، حالانکہ آپ سب لوگ مشاہدہ کررہے ہیں کہ دشمن اس میں بھی ناکام رہا ہے۔ الٰہی سنتیں اور معروضی حالات اس نئی اسلامی تحریک کے روشن

مستقبل کی بشارت دے رہے ہیں اور قرآن نے بار بار یہ اعلان کیا ہے کہ: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ." (٦) متقین کا انجام اچھا ہوگا۔

۵۔ اس بات میں شک نہیں کہ عالمی سطح پر ماڈرن پروپیگنڈہ استکبار کا سب سے زیادہ کارآمد ہتھیار ہے۔ آج ایسے بے شمار اخبار، ریڈیو اور ٹیلیویژن چینل ہیں جنھوں نے اپنی ساری جدوجہد اسلام سے دشمنی کے لئے وقف کردی ہے، اور ان کی تعداد میں روز بہ روز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ زرخرید ماہرین سامعین کے اذہان کو گمراہ کرنے، حقائق کو مسخ کرنے، اسلامی تحریک اور عظیم اسلامی شخصیتوں کو بدنام کرنے کی غرض سے خبریں، تبصرے اور مقالے تیار کرنے میں مصروف ہیں اور اسلامی جمہوریہ ایران اپنے انقلاب کی کامیابی کے ابتدائی دنوں سے آج تک ہمیشہ اس قسم کے گمراہ کن پروپیگنڈوں کا شکار رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ فطری بنیادوں پر استوار اس خالص اسلامی تحریک کے مقابلے میں ان کی چالیں کبھی کامیاب نہیں ہوسکی ہیں اور دشمن اپنے مقصد کے حصول میں پوری طرح ناکام رہا ہے۔ وارثِ انبیا حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کی ملکوتی تصویر کو بگاڑ کر پیش کرنے کی غرض سے کیئے گئے جھوٹے پروپیگنڈوں اور افواہوں کے باوجود آپ کی انقلابی دعوت کی موجوں نے سارے عالمِ اسلام کا احاطہ کرلیا ہے اور دنیا کے چپے چپے میں آپ کا نام، آپ کی فکر، آپ کی ہدایات، آپ کی نشانیاں اور آپ کی تصویریں پھیل چکی ہیں اور یہ ہمارے دعوے کی بہترین دلیل ہے۔

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود یہ یقین ہے کہ مسلمان قوموں کے افکار و نظریات کے صحیح وسالم رہ جانے کی ایک بڑی وجہ علما، روشن خیال مفکرین، فعال و باشعور جوانوں، فن کاروں اور صاحبانِ فکر و قلم کی ہدایات اور ان کی جہد وجہد ہے۔ اس سلسلے میں ہم سب، خاص طور سے فرض شناس و متعہد علمائے دین پر عظیم ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں۔

دشمن نے ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے اب تک اسلامی ایران کے خلاف تہمت، بہتان اور الزام تراشی کا بازار گرم کر رکھا ہے، اس کے علاوہ آج دنیا میں جہاں کہیں

بھی کوئی اسلامی تحریک سر اٹھاتی ہے اسے بھی ان ہی تہمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تعصب اور فکری جمود کی تہمت جسے آج ''بنیاد پرستی'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے' دہشت گردی کی تہمت' انسانی حقوق سے بے اعتنائی کی تہمت' ڈیموکریسی اور جمہوریت کی مخالفت کی تہمت' عورتوں کے حقوق ضائع کرنے کی تہمت' صلح سے نفرت اور جنگ وجدال سے الفت کی تہمت۔ اگر کسی شخص میں ذرّہ برابر بھی انصاف ہوگا' تو وہ ان تہمتوں کے بے بنیاد ہونے اور ان کے عائد کرنے والوں کی بے حیائی اور بے شرمی کو اچھی طرح سمجھ لے گا۔

اسلامی ایران پر جمہوریت مخالف ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے' جبکہ عظیم اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد سے چودہ مہینوں کے اندر دو مرتبہ ریفرنڈم کرائے گئے' ایک ریفرنڈم میں ایرانی عوام نے اسلامی جمہوریہ کو ملک کے سیاسی نظام کے طور پر منتخب کیا اور دوسرے میں انھوں نے آئین کے حق میں ووٹ ڈالا اور اسی مدت میں تین عام انتخابات ہوئے۔ پہلے انتخابات آئین ساز کونسل کے اراکین چننے کے لئے' دوسرے انتخابات صدر جمہوریہ کے چناؤ کے لئے اور تیسرے انتخابات اسلامی پارلیمنٹ کے ممبران کے چناؤ کے لئے۔ اور آج تک صدرِ جمہوریہ' نیز پارلیمنٹ کے ممبروں کے چناؤ کے لئے انتخابات قانونی وقت کی پابندی کے ساتھ ہوتے رہے ہیں۔

اسلامی ایران پر دہشت گردی کا الزام وہ لوگ لگا رہے ہیں جنھوں نے خود ہی دہشت گرد صیہونی حکومت کی سب سے زیادہ حمایت کی ہے اور کررہے ہیں' انقلاب دشمن ایرانی دہشت گرد تنظیموں کی سرپرستی کر رہے ہیں' ان کے ٹکڑوں پر پلنے والوں نے اسلامی ایران کے اندر سینکڑوں بار بموں کے دھماکے کر کے بچوں' بوڑھوں' مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہزاروں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔

اسلامی جمہوریہ کی طرف صلح سے مخالفت کی نسبت وہ لوگ دے رہے ہیں جنھوں نے عراق کی بعثی حکومت کی حوصلہ افزائی کر کے ایران پر آٹھ سالہ جنگ مسلط کی' اور اس مدت میں اس حکومت کی بھرپور مدد کرتے رہے' جو اسلامی ایران پر حملہ کرنے کے باعث ان کی محبوب

حکومت بن چکی تھی۔

عورتوں کے حقوق کی پامالی کی تہمت وہ لوگ لگا رہے ہیں جو پردے کی پابندی اور شرعی حدود کی رعایت کرتے ہوئے ملک کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ایرانی عورت کی اعلیٰ منزلت کو پسند نہیں کرتے اور مغربی معاشروں میں زن و مرد کے تعلقات پر حاکم ابتذال اور عورتوں کے بزدلانہ استحصال کو عورت کی معاشرتی زندگی کے لئے بہترین نسخہ تصور کرتے ہیں۔

ایران پر انسانی حقوق کی پامالی کا الزام وہ حکومتیں لگا رہی ہیں جو خود انسانی حقوق کی پامالی کے سلسلے میں بڑے بڑے جرائم کی مرتکب ہوئی ہیں، یا ان کے لئے زمین ہموار کی ہے۔ آج بوسنیا میں جس قدر انسانی حقوق پامال کئے جا رہے ہیں، کیا یہ نئی دنیا اس کی نظیر پیش کر سکتی ہے؟ کیا ملتِ فلسطین جیسی ایک ملت کے حقوق کی پامالی انسانی حقوق کا زیاں نہیں ہے؟ کیا نام نہاد انسانی حقوق کی علمبردار دنیا کی آنکھوں کے سامنے چار سو فلسطینی باشندوں کو اپنے گھر اور وطن سے نکال دینا چشم پوشی کے قابل واقعہ ہے؟ کیا خلیجِ فارس میں امریکہ کے ہاتھوں ایران کے مسافر بردار طیارے پر حملہ، یا امریکہ میں سیاہ فاموں کے ساتھ ناانصافی، یا الجزائر میں فوجی باغیوں کی حمایت، یا مصر کی بدعنوان حکومت کی پشت پناہی، یا امریکہ میں کچھ لوگوں کو زندہ نذرِ آتش کر دینا اور اسی طرح کی دوسری سینکڑوں مثالیں انسانی حقوق کی پامالی اور اس کی حدود سے تجاوز نہیں ہیں؟ کیا وہ حکومتیں جو اتنی دیدہ دلیری سے انسانی حقوق کو پامال کر رہی ہیں، یا پامال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں، ان کے دل کو واقعی ان کے دعوے کے مطابق ایران میں انسانی حقوق کی پامالی سے دکھ پہنچ رہا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی تہمت لگانے والے من جملہ امریکہ کے موجودہ حکمراں جنھوں نے پروپیگنڈے میں کام آنے والے اس زنگ آلود حربے کے ذریعے نیا ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اپنے جھوٹے وعدوں اور کذب بیانی سے بخوبی واقف ہیں، انھیں اسلامی جمہوریہ کی جو بات اچھی نہیں لگتی وہ یہ نہیں ہے، بلکہ کچھ اور ہی باتیں ہیں جن کے کھلم کھلا اعلان کی سیاسی مصلحت انھیں اجازت نہیں دیتی، اگرچہ امریکی مصنفین اور نظریہ پردازوں کے بیانات کے تجزیے سے ان

کا اصل مقصد آشکارا ہو جاتا ہے۔

اسلامی جمہوری نظام کی وہ چیزیں جو امریکہ اور تمام دوسرے مستکبروں کو غضبناک کرتی ہیں وہ یہ ہیں:

پہلی چیز: دین کا سیاست سے جدا نہ ہونا اور اسلامی جمہوریہ کی اسلامی بنیاد۔

دوسری چیز: اس نظام کی سیاسی آزادی و استقلال، یعنی یہ نظام بڑی طاقتوں کی تاناشاہی کو تسلیم نہیں کرتا جو آج پوری دنیا میں رائج ہے۔

تیسری چیز: مسئلۂ فلسطین کے حل کے لئے اسلامی جمہوریہ ایران کی طرف سے پیش کی جانے والی واضح و متعین تجویز۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی تجویز یہ ہے کہ غاصب صیہونی حکومت کو ختم کر کے اس کی جگہ پر خود فلسطینیوں پر مشتمل ایک فلسطینی حکومت قائم کی جائے اور اس حکومت کے زیر سایہ فلسطین میں مسلمان، عیسائی اور یہودی صلح و آشتی کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

چوتھی چیز: تمام اسلامی تحریکوں کی سیاسی و اخلاقی حمایت اور دنیا کے کسی بھی گوشے میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کی مذمت۔

پانچویں چیز: اسلام، قرآن، پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور دیگر انبیائے الٰہی کی عظمتوں کا دفاع اور ان مقدسات کی توہین و بے حرمتی کو رواج دینے والی سازشوں کا مقابلہ، جیسا کہ شیطانی آیات کے واجب القتل مصنف کے سلسلے میں مشاہدہ کیا جا چکا ہے۔

چھٹی چیز: اسلامی امت کے اتحاد اور اسلامی ممالک اور حکومتوں کے درمیان سیاسی و اقتصادی تعاون کے لئے سعی و کوشش اور ''عظیم اسلامی امت'' کی شکل میں مسلمان قوموں کے اقتدار کو مستحکم بنانے کی سمت میں اقدامات۔

ساتویں چیز: مغرب کی جانب سے مسلط کی گئی ثقافت اور تہذیب کی نفی اور مسلمان ممالک میں اسلامی ثقافت کے احیا پر اصرار۔ کیونکہ مغربی حکومتیں اپنی تنگ نظری اور تعصب کے پیش نظر دنیا کی تمام قوموں سے اپنی ثقافت کو زبردستی منوانا چاہتی ہیں۔

آٹھویں چیز: جنسی ابتذال، بدکاری اور فحاشی کے خلاف جدوجہد۔ بعض مغربی ممالک خاص طور سے امریکہ اور برطانیہ نے آج کل بڑی بے شرمی و بے حیائی کے ساتھ جنسی بے راہ روی کی منحرف ترین شکل کو قانونی حیثیت دے دی ہے، یا اسے قانونی حیثیت دینے کی تیاری کر رہی ہیں اور دسیوں سال پہلے سے اس بدکاری کی مختلف شکلوں کو اسلامی ممالک میں داخل اور رائج کرنے کی منصوبہ بندی اور سعی و کوشش میں مصروف ہیں۔

یہ ہیں وہ چیزیں جو اسلامی جمہوریہ ایران سے امریکہ اور اس کے ساتھیوں کی دشمنی کا باعث بنی ہیں۔ ظاہری بات ہے، اگر وہ دشمنی کے ان اسباب و علل کا کھلم کھلا اعلان کر دیں اور مذکورہ فہرست لوگوں کے سامنے پیش کر دیں، تو وہ اپنے اس عمل سے مسلمان قوموں کی نگاہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے وقار و اعتبار میں اضافے کا سبب بنیں گے۔ کیونکہ یہ قومیں ان اصولوں کی شیدا ہیں۔ اسی لئے وہ اپنے پروپیگنڈوں میں ایک طرف اسلامی ایران پر دہشت گردی وغیرہ کی تہمت لگاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے جھوٹے تجزیوں اور جعلی خبروں کے ذریعے یہ تأثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ گویا اسلامی جمہوریہ اپنے اصولوں سے دستبردار ہو گئی ہے اور دشمنوں کے سامنے اس نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔ یہ دونوں ہی باتیں جھوٹی ہیں اور ان کا سرچشمہ استکبار کی فریبی اور مکارانہ خصلت ہے۔

اسلامی جمہوریہ کے اصول جو راہِ امام خمینیؒ اور اسلام کے مسلّم الثبوت اصول و مبانی سے عبارت ہیں، دشمنوں کی منشا کے برخلاف آج بھی اسلامی ایران میں معتبر ہیں اور ہماری معاشرتی و سیاسی زندگی کی بنیاد ہیں۔

ایران کے عوام اور حکومت، اسلامِ نابِ محمدیؐ کے سائے میں زندگی (جو عزیز ترین جانوں کی قربانی دے کر ہاتھ آئی ہے) کسی بھی حال میں کھونے کو تیار نہیں۔ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے اصول اور خاص طور سے دین کا سیاست سے جدا نہ ہونا اور اسلام و قرآن کو گوشہ نشین کر دینے کے لئے جدید مادّیت کے دباؤ کی مزاحمت جیسے اصولوں سے اسلامی جمہوریہ کبھی دستبردار نہیں ہو گی اور

ہر حال میں انھیں مشعلِ راہ بنائے رہے گی۔

۶۔ آخر میں حجاجِ محترم کو نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے آشنا ہونے کے لئے حج کے موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایئے۔ مسلمانوں کی رفتار و گفتار کے ذریعے عالمِ اسلام کے حالات سے واقفیت حاصل کیجئے۔ تجربوں، آرزوؤں، توانائیوں اور ماحصل کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ کیجئے اور اپنے حج کو اسلام پسند حج سے زیادہ سے زیادہ نزدیک کیجئے۔

میں ایرانی بھائی بہنوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زبان اور عمل سے دوسرے ممالک سے آئے ہوئے بھائی بہنوں تک اپنے پُر شکوہ انقلاب، عظیم ملک اور شجاع و دلیر ملت کا پیغام پہنچائیں، خانۂ خدا اور حرمِ پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوار کی مختصر سی مدت کو غنیمت جانئے۔ یادوں سے بھری سرزمینِ حجاز اور حج کے گرانقدر مواقف سے ذکرِ خدا کے ذریعے دل کو زندہ کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نیز آنحضرتؐ کی عترتِ طیبہؑ کے ساتھ اپنے معنوی رشتوں کو مستحکم بنانے، خصوصاً حضرت ولی اللہ الاعظم امامِ زمانہ علیہ السلام، جو یقیناً مراسمِ حج کے دوران موجود رہتے ہیں اور آپ کی مقدس موجودگی سے بامعرفت دل فیضیاب ہوتے ہیں، لہٰذا آپؑ کے مقدس وجود سے متوسل ہونے، قرآن سے اُنس اور اس کی کھلی آیات میں غور و فکر کرنے، نیز دعا و تضرع اور توسل کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیجئے، کیونکہ خدا سے تقرب کے یہی ذرائع ہیں، ان سے بھرپور فائدہ اٹھایئے۔ مسلمانوں کی مشکلات کے دور ہونے اور اسلام اور اسلامی جمہوریہ کی روز افزوں قوت و عزت کے لئے دعا کیجئے۔ اور خداوندِ عالم سے حضرت امام خمینیؒ قدس سرّہٗ کی روح اور شہدائے اسلام کی ارواحِ طیبہ کے درجات کی بلندی کی درخواست کیجئے۔

والسلام علیکم و رحمۃ اللہ

سید علی الحسینی الخامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۱۳ھ

❁❁❁

## حواشی:

(۱)اوراس وقت کو یاد لاؤ جب ہم نے ابراہیم کے لئے بیت اللہ کی جگہ مہیّا کی کہ خبردار ہمارے بارے میں کسی طرح کا شرک نہ ہونے پائے اور تم ہمارے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے پاک وپاکیزہ بناؤ۔(سورۂ حج۔آیت ۲۶)

(۲)اورلوگوں کے درمیان حج کا اعلان کردو۔(سورۂ حج۔آیت ۲۷)

(۳) پھر تمام لوگوں کی طرح تم بھی کوچ کرو اور اللہ سے استغفار کرو کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔(سورۂ بقرہ۔آیت ۱۹۹)

(۴)اور چند معین دنوں میں ان چوپایوں پر جو خدا نے بطورِ رزق عطا کئے ہیں خدا کا نام لیں۔(سورۂ حج۔آیت ۲۸)

(۵)اورلوگوں کے درمیان حج کا اعلان کردو۔(سورۂ حج۔آیت ۲۷)

(۶)انجامِ کار بہرحال صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہے۔(سورۂ اعراف۔آیت ۱۲۸)